سنت و بدعت

ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن سدیس
ترجمہ: حافظ انس مدنی

اتباعِ سنت کی اہمیت اور جشن میلاد؟

بیت الله الحرام میں تاریخی خطبہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد!

مسلمان بھائیو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو کہ اُس نے تم ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو تم پر اُس کی آیات تلاوت کرتا، تمہیں پاک صاف کرتا اور تمہیں کتاب وحکمت اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اُس نعمت کو عملی جامہ پہناؤ کہ نبی مکرم رسولِ معظم ﷺ کی سنت کی اتباع بجا لاؤ، ان کے بتائے ہوئے طریقے پر چلو، ان کی لائی ہوئی شریعت پر گامزن رہو اور خواہشات ونفسیات کے مارے ہوئے لوگوں نے جو بدعات ومنکرات ایجاد کررکھی ہیں، ان سے کنارہ کشی اختیار کرو۔

برادرانِ اسلام! رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وتابعداری اور آپؐ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لینے کے بارے میں احکامات کثرت سے قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں، یہ سب کے سب صریح اور واضح نصوص ہیں جو آپ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اور بلاچوں وچراں سرآفندگی وسپردگی پہ دلالت کرتی ہیں اور کسی طرح بھی ان سے سرمو انحراف کی گنجائش نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ﴾

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس سے روگردانی نہ کرو حالانکہ تم سن رہے ہو۔'' (الانفال: ۲۰)

نیز فرمایا: ﴿وَأَطِيْعُوْا اللهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

© rasailojaraid.com

نیز فرمایا: ﴿وَمَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:۷)
''اور تمہیں جو کچھ رسول دے، لے لو اور جس سے روکے رُک جاؤ''

نیز ارشاد فرمایا:
﴿قُلْ إِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي یُحْبِبْکُمُ اللهُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾
''کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔'' (آل عمران:۳۱)

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے بدظنی اور آپ ﷺ کی شانِ عقیدت میں گستاخی کی ناعاقبت اندیشی سے ڈراتے ہیں، خواہ رسول ﷺ کی زندگی میں سرزد ہو، یا آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے دائرۂ سنت میں اس طرح کہ آپ کی سنت کو پس پشت ڈال کر کسی اور طریقہ کو اوّلیت وفوقیت دی جائے یا کسی سنتِ مطہرہ کی مخالفت کی جائے یا آپ ﷺ کے ارشادات کے مقابلہ میں عناد وتعصب برتا جائے، دین میں بدعات کا دروازہ کھولا جائے اور اس کے فروغ کی کاوشیں کی جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَيِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ وَاتَّقُوْا اللهَ إِنَّ اللهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ * یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُکُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الحجرات:۱،۲)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ اس سے اونچی آواز میں بات کرو، جیسے ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی نافرمانی اور آپ ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ان کے بُرے انجام سے آگاہ کردیا ہے۔ فرمایا: ﴿ وَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ ﴾ (النور:۶۳)
''سنو! جو لوگ حکم رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ ان پر کوئی

www.KitaboSunnat.com

زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں کوئی دُکھ کی مار نہ پڑے۔''

اسی طرح رسول ﷺ کی اطاعت و اتباع کی خلاف ورزی خواہ زندگی میں ایک بار ہی کیوں نہ ہو، کو کھلی گمراہی اور دین میں انحراف کے مترادف قرار دیا ہے جو بلا شبہ نعمتِ ایمان کے فقدان اور اس کے زوال کا موجب ہے۔فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا﴾

''اور کسی مسلمان مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے بعد کسی امر کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے، وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔'' (الاحزاب:۳۶)

نیز فرمایا: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:٦٥)

''سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلہ آپ ان میں کردیں، اس سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔''

نیز فرمایا: ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (النساء:۵۹)

''اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔''

احادیثِ مبارکہ کے بیش بہا ذخیرے بھی ان دلائل و احکامات سے بھرے پڑے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کا ٹکڑا ملاحظہ فرمائیے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«فمن رغب عن سنتی فلیس مني» (صحیح بخاری:۱۸۲۸)

''جس نے میری سنت سے اعراض و پہلو تہی برتی، وہ مجھ سے نہیں۔''

نیز سیدنا عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إنه من یعش منکم فسیرٰی اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء

© resailojaraid.com

الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجد وإياكم و محدثات الأمور فان كل بدعة ضلالة» (سنن ابوداؤد:۴۶۰۷ وجامع ترمذی:۲۶۷۶)

''تم میں جو شخص زندہ رہا تو وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا، تو تم میری سنت اور خلفاے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو، اور اپنے دانتوں سے اس پر اپنی گرفت مضبوط کرلو اور دین میں نت نئی باتیں ایجاد کرنے سے بچو کیونکہ ہر بدعت (من گھڑت کام) گمراہی ہے۔''

برادرانِ اسلام! کتاب وسنت کے ان مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ مسلمانوں کو سنتِ نبوی سے وابستہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور دین میں نئی نئی باتیں، جن کا اس دین سے کوئی تعلق نہیں، کو اختیار وایجاد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ برابر اپنے خطبوں میں سنت پر گامزن رہنے اور بدعات سے پرہیز کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:

«أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة» (صحیح مسلم:۸۶۷)

''سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین طریقہ رسول ﷺ کا طریقہ اور سب سے بدترین کام نئی نئی چیزوں کی اختراع ہے اور ہر نئی بات گمراہی ہے۔''

نیز سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهورد» (صحیح بخاری:۲۶۹۷)

''جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات پیدا کی جس کا اس سے تعلق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

اس سلسلہ میں سلف صالحین کے ایسے نقوشِ پا موجود ہیں جو قرونِ اولیٰ کے بہترین طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے ہر زبان ومکان میں بہترین کردار اور اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ انہی سے اپنے دوشِ زندگی اور اپنے کردار و خیالات کی راہ متعین کریں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں:

''اتباع وتابعداری کرتے رہو اور نئی نئی باتیں مت گھڑو، یہی تمہارے لئے کافی ہے۔''

نیز آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: ''سنتِ رسول پہ اکتفا کرلینا کہیں بہتر ہے اس سے کہ بدعات کی ترویج کے لئے آدمی کوشاں ہو۔''

© rasailojaraid.com

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

''لوگوں پہ کوئی سال ایسا نہ گزرے گا جس میں وہ کوئی بدعت ایجاد نہ کریں گے اور کسی سنت کو مردہ کر چکے ہوں گے۔ یہاں تک کہ بدعتیں زندہ و پائندہ ہوتی رہیں گی اور سنتیں مردہ ہوتی چلی جائیں گی۔'' (المعجم الکبیر از امام طبرانی: ۳۱۹/۱۰)

سیدنا حذیفہؓ فرماتے ہیں:

''ہر نئی بات گمراہی ہے خواہ لوگ اسے حسنات میں شمار کیوں نہ کریں۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد آپ کے خلفا نے سنت پہ ثابت قدم رہ کر بتلا دیا کہ اس کی پابندی درحقیقت قرآنِ مجید کی تصدیق، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور دینِ متین کو تقویت پہنچانا ہے۔ جو اس پر عمل پیرا ہو، وہ راہ یاب ہے، جس نے اس سے مدد چاہی وہ فائز المرام ہے اور جو اس کی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا، اس نے مؤمنین، صالحین و کاملین سے بغاوت کی راہ اختیار کی، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو منہ کی کھلائے گا اور جہنم رسید کرے گا۔''

امام مالکؒ فرماتے ہیں:

''اس امت کے متاخرین کی اصلاح و کامیابی صرف اس طریقہ پر ہوگی جس پر چل کر قرونِ اولیٰ کے مسلمان کامیاب و راہ یاب ہوئے۔'' (الاعتصام از امام شاطبی: ۴۹/۱)

بعض بزرگوں سے یہ قول منقول ہے کہ ''مخلوقُ اللہ کے لئے تمام راستے بند ہیں، صرف ایک ہی راستہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نقشِ قدم کی پیروی کی جائے۔''

میرے دینی بھائیو! جب دین و مذہب پر غربت و اجنبیت طاری ہے، جب اس کے اعوان و انصار کی قلت ہوگئی، جب دشمنانِ دین کی تعداد فزوں تر ہوگئی، جب اہل ایمان ویقین تہی دامن و تہی دست ہوگئے اور دین سے بیزار ہوکر گریز کی راہ اپنالی، جب داعیانِ سوء اور اربابِ بدعات وخرافات کی کثرت ہوگئی تو حالات میں ایک تغیر رونما ہوگیا۔ معروف نے منکر کا روپ دھار لیا اور سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت کا نام دے دیا گیا۔ پھر تو بدعات لوگوں میں رواج پذیر ہوگئیں، ان کے دل و دماغ اور ان کے قلوب و اذہان میں سرایت کر گئیں، جیسے

© rasailojaraid.com

جسم میں خون کی آمیزش ہو جاتی ہے۔

برادرانِ اسلام! آج دین میں نئی نئی باتوں کا رواج بڑھتا جارہا ہے، جن سے لوگوں کے خیالات وافکار متاثر ہورہے ہیں، اور یہ خیالات دل ودماغ میں راسخ و پیوست ہوتے جارہے ہیں۔ جن پر بلا شبہ معروف وحسنات کا لبادہ ڈال دیا گیا ہے۔ یہ وہ اعمال ہیں جنہیں وہ ربیع الاوّل کے مہینے میں انجام دیتے ہیں، جلسے جلوس اور محفلیں منعقد کرتے ہیں، جن کے جواز کے لئے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں کوئی دلیل نہیں۔ ان جلسے، جلوسوں اور محفلوں کو وہ 'میلاد النبی ﷺ' سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض نے تو حد کردی کہ وہ اس مہینہ میں خاص طور پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا بالقصد رختِ سفر باندھتے ہیں کہ وہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا تقرب حاصل کریں۔ یہ حضرات بڑے زعم وفریب میں مبتلا ہیں جب کہ ان کے پاس افعال واعمال کے لئے کوئی سند ودلیل نہیں۔ یہ وہ تخصیص ہے جس کے لئے وہ کوئی ثبوت وشہادت نہیں پیش کرسکتے:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرۃ:۱۱۱)

''آپ ان سے کہئے: کہ اگر اس دعویٰ میں سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو۔''

ربیع الاول کے اس مہینہ یا اس کے بعض دنوں کو مجالس ومحافل کے لئے خصوصیت سے اپنا لینا مندرجہ ذیل امور کی بنا پر شرعاً صحیح نہیں ہے:

اوّلاً: یہ دین میں ایک نئی ایجاد ہے، اس لئے کہ یہ نہ تو خود رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے، نہ ہی خلفاے راشدین، دیگر صحابہ کرامؓ، تبع تابعین اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں سے کسی نے ایسا کیا۔ حالانکہ یہ حضرات سنتِ رسول ﷺ کے سب سے زیادہ پابند وشناسا، آپؐ کی محبت میں سب سے زیادہ سرشار اور آپؐ کی شریعت کے سب سے زیادہ تابعدار وفرمانبردار تھے۔ لہٰذا ہم بعد کے مسلمانوں کے لئے بھی اتنی ہی کی گنجائش ہے جس قدر گنجائش اُنہوں نے روا رکھی، اگر یہ طرزِ عمل خیر کا باعث ہوتا تو وہ یقیناً اس میں ہم سے پہل کرچکے ہوتے۔

ثانیاً: مذکورہ بالا آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ شریفہ کی روشنی میں یہ بات ظاہر وباہر ہوچکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت واجب، آپ کی سنت کی پیروی ضروری اور ابتداع فی

© rasailojaraid.com

الدین سے پرہیز واجتناب لازم ہے۔

ثالثاً: اللہ تبارک وتعالیٰ نے دین کی تکمیل فرما دی اور اللہ کے رسول ﷺ نے من وعن اللہ کا پیغام واضح انداز میں لوگوں تک پہنچا دیا۔ اب میلاد النبی ﷺ کے نام سے دین میں اختراع گویا اس بات کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ دین کی تکمیل نہیں فرمائی اور اللہ کے رسولؐ نے پیغامِ الٰہی کی تبلیغ میں کوتاہی برتی تا آنکہ چھٹی صدی ہجری میں متاخرین اوران کے بعد کچھ دوسرے لوگ پیدا ہوئے اور اُنہوں نے شریعتِ الٰہی میں اپنی طرف سے کچھ نئی چیزیں شامل کرلیں۔ حالانکہ ان کے پاس نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی ثبوت، اور نہ ہی احکامِ الٰہی کو ان کی بدعات سے کوئی واسطہ، بالائے ستم یہ کہ وہ اس خام خیالی میں مبتلا ہیں کہ یہ محافل تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کی شان میں بے باکانہ اعتراض کی یہ جرات لا حاصل اور تبلیغ رسالتِ محمدی ﷺ کی ان تھک کوششوں کے آگے مجنونانہ گستاخی نہیں؟

رابعاً: اس طرح کی محفلوں اور اجتماعات کا انعقاد جادۂ حق سے بغاوت کی علامت اور یہود ونصاریٰ کے اعیاد ومراسم کی نقل ہے، حالانکہ ہمیں اہل کتاب سے مشابہت اور ان کے طریقوں کی نقل سے روکا گیا ہے۔

خامساً: شریعت کے اُصول وقواعد اور دین کے اغراض ومقاصد اور مزاج وطبیعت ان بدعات وخرافات کا قلع قمع کرتے ہیں۔ پھر جملہ اسلامی عبادات محض توقیفی ہیں، یعنی وہ اللہ کی طرف سے رہنمائی / ہدایت پر ہی موقوف ہیں، اب کسی کے لیے نہیں کہ وہ شریعت سازی کرنے کی جرات کرنے لگے۔ شریعت اور حق وہی ہے جو اللہ ربّ العزت اور اس کے رسول ﷺ سے ہمیں ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَـٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ......﴾ (الشوریٰ:۲۱)

''کیا ان لوگوں کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین میں شریعت مقرر کی ہے، جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔''

نیز شریعت کا یہ ثابت شدہ ومسلمہ قاعدہ ہے کہ باہم متنازع فیہ اُمور میں قرآن وسنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ ہم نے اس بابت جب دونوں مآخذ کی طرف رجوع کیا تو یہی معلوم

© rasailojaraid.com

ہوا کہ اس طرح کے اعمال سے تنبیہ فرمائی گئی ہے۔

نیز سدّ ذرائع اور ازالۂ ضرر کا مسلمہ قاعدہ بھی اپنی جگہ اٹل ہے، اور ضرر في الدین سے بڑھ کر اور کیا ضرر ہوسکتا ہے؟

یہ معاملہ یہیں پر آ کر نہیں رُک جاتا بلکہ ان محفلوں میں منکرات تک کا ارتکاب ہوتا ہے اور شرک باللہ سے بڑھ کر اور کوئی منکر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہاں رسول اللہ ﷺ سے دعائیں مانگی جاتیں اور ان سے حاجت روائی کی جاتی ہے۔ مشکل کشائی کی دہائی دی جاتی ہے اور آپ ﷺ کی شانِ عقیدت میں ایسے نعتیہ مدحیہ قصائد پیش کئے جاتے ہیں جن کے ڈانڈے شرک وغلو سے جا ملتے ہیں۔ ان میں اختلاط کی گرم بازاری بھی ہوتی ہے، مال و دولت کا بے جا اسراف ہوتا ہے، ایک ہنگامہ شور وغوغا برپا ہوتا ہے اور جھوٹے راگ الاپے جاتے ہیں۔ باوجود یہ کہ ربیع الاوّل کے جس مہینے میں سرورِ کائنات ﷺ ولادتِ باسعادت سے سرفراز ہوئے، بعینہٖ اسی مہینے میں آپ ﷺ کی وفات بھی ہوئی تو پھر حزن و ملال کو بالائے طاق رکھ کر مسرت وشادمانیوں کے نغمے الاپنا کہاں سے افضل و اولیٰ قرار پا گئے؟

الغرض ربیع الاوّل کی بعض راتوں کو ان محفلوں اور مجالس کے لئے مخصوص کرنا، کوتاہ اندیشی اور مؤرخین کے مختلف فیہ اقوال کے ہوتے ہوئے ہویٰ پرستی کے مترادف ہے۔

اب جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کے جشن میلاد النبی منانے کے لئے کسی ایک رات کا تعین کیا تو وہ ذمہ دار ہے کہ دلیل پیش کرے حالانکہ دلیل نام کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں۔ دوسری طرف علمائے اسلام جو اتباعِ سنتِ رسول میں مشہور ومعروف ہیں، ان کی تالیفات کا بیش بہا خزانہ اور ان کے اقوال کا گراں مایہ سرمایہ موجود ہے جو ان محفلوں کے لئے دلیل قاطع کی حیثیت رکھتا ہے۔ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"کسی بھی ایسے تہوار کو اپنانا جو شریعت کے مقرر کردہ اعیاد و مراسم کے علاوہ ہے، جیسے ربیع الاوّل کی بعض راتوں کو اس غرض کے لئے مخصوص کر لینا کہ یہی میلاد النبی ﷺ کی رات ہے تو یہ بدعت ہے، جسے سلف صالحین نے پسند نہیں فرمایا، نہ ہی عملاً کبھی برتا۔"

نیز فرماتے ہیں:

©rasailojaraid.com

''میلاد النبی ﷺ کو جشن وخوشی کے طور پر منانے کا رواج سلف صالحین میں مقتضائے حال اور عدمِ مانع کے باوجود نہیں رہا۔ اگر یہ خیر محض ہوتا یا راجح مسئلہ ہوتا تو وہ ہم سے پہلے اس دعوت پر لبیک کہتے، کیونکہ وہ محبت ِرسول میں ہم سے کہیں زیادہ پیش پیش اور آپ ﷺ کی تعظیم و احترام کے ہم سے کہیں زیادہ دل دادہ اور خیرو بھلائی کے کاموں میں ہم سے کہیں زیادہ خواہش مند تھے۔'' آگے چل کر فرماتے ہیں:

''رہا مسئلہ میلاد النبی ﷺ کی محافل، اس کی نشستوں اور کارروائیوں میں شرکت، اور رقص وسرود، گانے بجانے کی مجلسوں میں شمولیت اور عبادات کی طرح دلچسپی سے ان کو اختیار کرنے کا تو ان کے منکرات ہونے میں صاحب ِعلم و ایمان کو قطعاً شک وشبہ نہ ہوگا۔ یہ تو وہ منکرات وبدعات ہیں جن سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اب کوئی جاہل مطلق اور زندیق و فاسق ہی اُنہیں خیر کی نگاہ سے دیکھے گا۔'' (مجموع الفتاویٰ:۱۰/۳۷۰،۳۷۱)

☜ برادرانِ اسلام! تین قسم کے لوگ ہیں جو اس طرح کے گمراہ کن اعمال میں دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں:

① جاہل و ناداں اور تقلید کے متوالے جو زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو ایسا کرتے دیکھا ہے لہٰذا ہم بھی ان کے نقشِ پا کے راہی ہیں۔ ان کی مثال اس فرمانِ الٰہی کے موجب ہے

﴿إِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَ نَا عَلٰى أُمَّةٍ فَإِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُهْتَدُوْنَ﴾ (الزخرف:۲۲)

''ہم نے اپنے آبا کو اسی طریقہ پر پایا لہٰذا ہم ان ہی کے نقوش کے پیروکار ہیں۔''

② زرخرید، گھروں کے خادم، اور فساق و فجار جو ان جشنوں کے پس پردہ اکل و شرب، لہو ولعب اور اختلاط واجتماع کے ذریعے اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل چاہتے ہیں۔

③ ضلالت و گمراہی کے پرستاران مبلغین اور کینہ پرور دشمنانِ اسلام جو دین کے خلاف دسیسہ کاریوں میں مشغول ہیں اور لوگوں کو جادۂ سنت سے ہٹا کر بدعات وخرافات کی راہ پر لگا دینا چاہتے ہیں۔ بدعت کے ان ہی خواہوں کے ذہنوں میں شیطان نے کچھ شبہات پیدا کردیے ہیں۔ اس نے بدعات کو آراستہ و پیراستہ کرکے انکے سامنے پیش کیا، اب وہ اِتراتے پھرتے ہیں کہ اس لبادہ کو عوام پر ڈال دیں۔ حالانکہ یہ شبہات مکڑی کے جالے سے

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بھی زیادہ نازک وکمزور ہیں کیونکہ یہ سراسر قرآن وحدیث کی نصوصِ صریحہ کے خلاف ہیں۔

ان کی کم عقلی وخام خیالی کا ایک بین ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ یہ جشن محبت ' عقیدتِ رسول ﷺ ' کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ میلاد النبی کی یاد مسرتوں کی سوغات ہے اور جو اس سے گریزاں ہے وہ محبتِ رسول کا پاسدار نہیں، حالانکہ یہ دیوانگی اور بے بنیاد دلیل ہے۔ اس طرح کے دعویدار ظن وتخمین کے پرستار اور نفس کے غلام ہیں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ سے ہماری محبت کا معیار آپ ﷺ کی شریعت کی اتباع اور آپ کی سنت کی پابندی میں ہے، نہ کہ گمراہ کن محفلوں کے سجانے اور روشنیوں کی دنیا بسا کر نئے تماشے دکھانے میں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾

''آپ کہئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔'' (آلِ عمران :۳۱)

ان کا ایک باطل خیال یہ بھی ہے کہ یہ مجالس ومحافل بدعتِ حسنہ ہیں اور ہر بدعت کو گمراہی سے تعبیر کرنا غلط ہے۔ لیکن قرآن وسنت میں ایسی دلیلکہاں ہے جس سے اسلام میں بدعتِ حسنہ کی تقسیم نکلتی ہو؟ ان کی خام خیالی یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں : لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے آئے ہیں اور ایسی محفلوں کو بغیر کسی اعتراض ونکیر کے بجا لاتے آئے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم لوگوں کے اعمال وکردار کی پرستش نہیں کرتے، ہم تو صرف قرآن وسنت سے ثابت شدہ حقیقت کو اٹل سمجھ کر مانتے ہیں۔ مزید ستم ظریفی یہ کہ شیطان نے منکرات کو ان کے سامنے مزین کرکے پیش کیا، اب وہ اُلجھ گئے ہیں اور اس میں بے جا دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسی محفلوں میں شرکت کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں، ان پر گرے بلکہ مرے پڑتے ہیں، عصبیت کا لبادہ اوڑھ کر آتے ہیں، ان کی طرف سے مدافعت کرتے ہیں اور ان کے خلاف آواز اُٹھانے والوں پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ ان میں بیشتر ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے نہ جانے کتنے شرعی فرائض و واجبات کو پس پشت ڈال رکھا ہوا ہے، بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے پامال کیا ہے۔ اس راہ میں ان کی زبان نہیں کھلتی، ان کا سر

© rasailojaraid.com

نہیں اُٹھتا، بلا شبہ ان کا یہ رویہ دین میں بصیرت وفراست کی کمی اور واضح جہالت کا نتیجہ ہے۔

بعض لوگ اس خیال وفریب کے شکار ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کی ان محفل بدعات وخرافات میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ صلوٰۃ وسلام کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں، آپؐ کو خوش آمدید کہتے ہیں حالانکہ یہ باطل و جہالت آمیز خیال ہے۔

مسلمانانِ گرامی! ان روشن دلائل و کھلے حقائق اور ان واضح تردیدات کی روشنی میں بدعات کی بے حقیقت پسندیاں کھل کر سامنے آ گئیں۔ ان کی قلعی کھل گئی، ان کے دعوؤں کی بنیادیں زمین بوس ہوگئیں، ان کی غلطیاں فاش ہوگئیں۔ محبت ِرسول اللہ ﷺ اور حق پرستی کا جھوٹا دعویٰ ظاہر ہوگیا۔ اب ہم مسلمانوں اور خصوصاً بدعات میں ملوث ان لوگوں کو بڑے درد و کسک کے ساتھ اپیل کرتے ہیں کہ وہ عذابِ آخرت کا خیال کریں، جب وہ بارگاہِ ربّ العالمین کے حضور تہی داماں کھڑے ہوں گے۔

ہم اُنہیں اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ بدعات وخرافات کی جڑیں اُکھاڑ پھینکیں کہ یہ اللہ تعالیٰ سے دوری پیدا کرنے والی چیزیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض وگریز کا انداز سکھاتی ہیں۔

ہم ان سے کہتے ہیں کہ نبیؐ کی سنت پر عمل پیرا ہوجائیں اور ان محافل ومظاہر سے اجتناب کریں کہ ان سے اسلام کے رُخِ زیبا کی شکل بگڑ رہی ہے، اس کے جمالِ جہاں آرا کو نظر لگ رہی ہے، اس کے حسن وجلال وکمال، اس کی قوت وشوکت اور اس کی ہمہ گیر اسپرٹ پر آنچ آرہی ہے۔ اگر یہ اب بھی اس دعوت و پکار پر لبیک نہیں کہتے تو یہ سمجھ لیجئے کہ یہ خواہشاتِ نفس کے بندے اور ہوس کے مارے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (القصص:۵۰)

''اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر محض اپنی خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہو، بے شک اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

فرزندانِ اسلام! کب تک ان باطل پرستوں اور اندھیروں میں بھٹکتے پھرو گے؟ کب تک

© rasailojaraid.com

ان خرافات کے جال میں پھنسے رہو گے؟ عقیدۂ توحید پہ تمہاری غیرتوں کو کیا ہوگیا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے عملی وابستگی کی تمہاری خواہش وتڑپ ختم ہوگئی ہے؟

انا للہ وانا الیہ راجعون

صحیح فرمایا جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے:

«بدأ الإسلام غريبا وسيعود كما بدأ غريبا فطوبى للغرباء»

''اسلام اجنبیت کی حالت میں اُبھرا، پھر وہ اجنبیت کی راہ پر واپس آجائے گا تو مبارک ہیں اجنبی لوگ۔'' (صحیح مسلم:۲۳۲)

اے مولائے کریم! ہم مسلمانوں کے احوال کی درستگی فرما، ہمیں معاصی اور دین میں بدعات پیدا کرنے سے دور رکھ اور ہمیں سنت سید المرسلین ﷺ پر چلنے کی توفیق نصیب فرما۔

آمین یاربّ العالمین!

اس موضوع پر تفصیل کے لئے 'محدث' کے درج ذیل مضامین کا مطالعہ فرمائیں:

مقالہ نگار	موضوع	شمارہ	صفحات
اکرام اللہ ساجد	كل بدعة ضلالة [مسئلہ عید میلاد النبی]	۳/۱۳	۲ تا ۱۴
داؤد غزنوی، سید	عید میلاد النبی ﷺ	۶/۳۴	۲۰ تا ۳۰
صالح الفوزان	بدعت کی اقسام اور احکام	۳/۳۶	۳۲ تا ۵۲
عبدالرحمن عزیز	عید میلاد النبی ﷺ: شاہِ اربل کا تحفہ	۷/۳۱	۶۴ تا ۷۰
عبدالعزیز بن بازؒ	محفل میلاد، کتاب وسنت کی روشنی میں	۵/۸	۱۷ تا ۲۴
عزیز زبیدیؒ	ہر مبارک دن کا جشن نہیں منایا جاسکتا!!	۵/۸	۱۱ تا ۱۳
مبشر حسین، حافظ	عیدِ میلاد کی تاریخ وارتقا اور مجوزین کے دلائل	۶/۳۵	۴۰ تا ۶۴

لاہور میں طالبات کی عظیم درسگاہ **مدرسة تدريس القرآن والحديث للبنات** نے احمد ہاؤسنگ سکیم، ملتان روڈ لاہور میں نوتعمیر شدہ کیمپس میں اپنی ذیلی برانچ کا آغاز کردیا ہے

شعبہ حفظ وناظرہ (اہلیت: کم ازکم پرائمری) ❀ شعبہ درسِ نظامی (اہلیت: کم ازکم میٹرک)

آغاز داخلہ: ۱۰/اپریل ◉ داخلہ ٹیسٹ: ۱۵/اپریل ۲۰۰۶ء ◉ فون: 6278550

www.KitaboSunnat.com